محامد نبی اکرم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

از قلم

حضرت مسیح زماں و مجدد صد چہار دہم مرزا غلام احمد قادیانی

بہ تقریب

عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ہدیہ منجانب

احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور

www.aaiil.org

خدّامِ ختم المرسلینؐ

"ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں،
دل سے ہیں خدّامِ ختم المرسلیںؐ
شرک اور بدعت سے ہم بیزار ہیں،
خاکِ راہِ احمدؐ مختار ہیں
سارے حکموں پر ہمیں ایمان ہے
جان و دل اِس راہ پر قربان ہے،
دے چکے دِل اَب تنِ خاکی رہا
ہے یہی خواہش کہ ہو وہ بھی فدا"

(ازالۂ اوہام)

عظیم الشّان نبی

"وہ انسان جس نے اپنی ذات سے اپنی صفات سے اپنے افعال سے اپنے اعمال سے اور اپنے رُوحانی اور پاک قویٰ کے پُرزور دریا سے کمالِ تمام کا نمونہ عِلماً و عملاً و صدقاً وثباتاً دکھلایا اور انسانِ کامل کہلایا... وہ انسان جو سب سے زیادہ کامل اور انسانِ کامل تھا اور کامل نبی تھا اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا تھا جس سے رُوحانی بعث اور حشر کی وجہ سے دُنیا کی پہلی قیامت ظاہر ہوئی اور ایک عالم کا عالم مرا ہوا اُس کے آنے سے زندہ ہوگیا وُہ مُبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء امام الاصفیاء ختم المرسلین فخر النبیّین جناب محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اے پیارے خدا اس پیارے نبیؐ پر وہ رحمت اور درُود بھیج جو ابتدائے دُنیا سے تُو نے کسی پر نہ بھیجا ہو۔ اگر یہ عظیم الشّان نبیؐ دُنیا میں نہ آتا تو پھر جس قدر چھوٹے چھوٹے نبی دُنیا میں آئے ہیں جیسا کہ یونسؑ اور ایوبؑ اور مسیحؑ ابن مریم اور ملاکیؑ اور یحییٰؑ اور زکریاؑ وغیرہ وغیرہ ان کی سچائی پر ہمارے پاس کوئی بھی دلیل نہیں تھی اگرچہ سب مقرب اور وجیہہ اور خدا تعالےٰ کے پیارے تھے۔ یہ اُسی نبیؐ کا احسان ہے کہ یہ لوگ بھی دُنیا میں سچے سمجھے گئے۔"

(اتمام الحجّة)

اِنَّكَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ

جو اخلاقِ فاضلہ حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کا قرآن شریف میں ذکر ہے وہ حضرت موسٰی علیہ السلام سے ہزارہا درجہ بڑھ کر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرما دیا ہے کہ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم تمام اُن اخلاقِ فاضلہ کا جامع ہی جو نبیوں میں متفرق طور پر پائے جاتے تھے اور نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں فرمایا۔ اِنَّكَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ تو خلقِ عظیم پر ہے اور عظیم کے لفظ کیساتھ جس چیز کی تعریف کی جائے وہ عرب کے محاورہ میں اس چیز کے انتہائے کمال کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔ (براہینِ احمدیہ چہارم ص۵۰۸ حاشیہ درحاشیہ نمبر۳)

ربط ہے جانِ محمدؐ سے

مصطفٰےؐ پر تیرا بے حد ہو سلام اور رحمت
اس سے یہ نور لیا بارِ خدایا ہم نے

ربط ہے جانِ محمدؐ سے میری جاں کو مدام
دل کو وہ جام لبالب ہی پلایا ہم نے

اس سے بہتر نظر آیا نہ کوئی عالم میں
لاجرم غیروں سے دل اپنا چھڑایا ہم نے

تیرے منہ کی ہے قسم میرے پیارے احمدؐ
تیری خاطر سے یہ سب بار اُٹھایا ہم نے

تیری اُلفت سے ہے معمور میرا ہر ذرّہ
اپنے سینہ میں یہ اک شہر بسایا ہم نے

شانِ حق تیرے شمائل میں نظر آتی ہے
تیرے پانے سی ہی اُس ذات کو پایا ہم نے

چھو کے دامن تیرا ہر دام سے ملتی ہے نجات
لاجرم در پہ تیرے سر کو جھکایا ہم نے

ہم ہوئے خیرِ اُمم تجھ سے ہی خیرِ رسل
تیرے بڑھنے سی قدم آگے بڑھایا ہم نے

آدمی زاد تو کیا چیز فرشتے بھی تمام
مدح میں تیری وہ گاتے ہیں جو گایا ہم نے

***

خُدا تعالیٰ کی صفاتِ اربعہ کا مظہرِ کامل

" سُورۃ فاتحہ میں جو اللہ تعالیٰ کی صفاتِ اربعہ بیان ہوئی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان چاروں صفات کے مظہر کامل تھے مثلاً پہلی صفت ربّ العالمین ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بھی مظہر ہوئے جبکہ خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وما ارسلنٰك الا رحمة للعالمین جیسے ربّ العالمین عام ربوبیّت کو چاہتا ہے اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیوض و برکات اور آپکی ہدایت و تبلیغ کل دنیا اور کل عالموں کے لئے قرار پائی۔ پھر دُوسری صفت رحمٰن کی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس صفت کے بھی کامل مظہر ٹھہرے کیونکہ آپکے فیوض و برکات کا کوئی بدل اور اجر نہیں۔ ما اسئلکم علیہ من اجرٍ۔ پھر آپ رحیمیّت کے مظہر ہیں۔ آپنے اور آپکے صحابہؓ نے جو محنتیں اسلام کے لئے کیں اور ان خدمات میں جو تکالیف اٹھائیں وہ ضائع نہیں ہوئیں بلکہ اُن کا اجر دیا گیا اور خُدا رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر قرآن شریف میں رحیم کا لفظ بولا ہی گیا ہے۔ پھر آپ مالکیّت یوم الدّین کے مظہر بھی ہیں۔ اسکی کامل تجلّی فتح مکّہ کے دن ہوئی ایسا کامل ظہور اللہ تعالیٰ کی ان صفاتِ اربعہ کا جو اُمّ الصفات ہیں اور کسی نبی میں نہیں ہوا۔" (تقریر صفحہ ۱۹-۲۰ ۔ الحکم مورخہ ۱۰ اگست ۱۹۰۳ء)

قاب قوسین او ادنیٰ

"سیّدالانبیاء وخیرالورٰی مولانا وسیّدنا حضرت محمّدِ مصطفٰے اصلّے اللہ علیہ وسلّم ایک عظیم الشّان حُسن لے کر آئے جس کی تعریف میں یہی آیتِ کریمہ کافی ہے :-

دنٰی فتدلّٰی فکان قابَ قوسَیْنِ اَوْ اَدنٰی یعنی وہ نبی جنابِ الٰہی کے بہت قریب چلا گیا۔ اور پھر مخلوق کی طرف جُھکا اور اسطرح پر دونوں حقوق کو جو حق اللہ اور حق العباد ہیں ادا کر دیا اور دونوں قسم کا حُسنِ روحانی ظاہر کیا اور دونوں قوسوں میں وِتر کی طرح ہو گیا۔"

"براہینِ احمدیہ حصہ پنجم"

دائمی فیض

"ہمیں بڑا فخر ہے کہ جس نبی علیہ السلام کا ہم نے دامن پکڑا ہے خدا کا اُس پر بڑا ہی فضل ہے۔ وُہ خدا تو نہیں مگر اُس کے ذریعہ سے ہم نے خدا کو دیکھ لیا۔ اس کا مذہب جو ہمیں ملا ہے خدا کی طاقتوں کا آئینہ ہے اگر اسلام نہ ہوتا تو اِس زمانہ میں اِس بات کا سمجھنا محال تھا کہ نبوّت کیا چیز ہے اور کیا معجزات بھی ممکنات میں سے ہیں اور کیا وُہ قانونِ قدرت میں داخل ہیں۔ اس عقدے کو اس نبیؐ کے دائمی فیض نے حل کیا اور اُسی کے طفیل سے اب ہم دُوسری قوموں کی طرح صرف قصّہ گو نہیں ہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا نُور اور خدا کی آسمانی نصرت ہمارے شاملِ حال ہے ہم کیا چیز ہیں جو اس شکر کو ادا کر سکیں کہ وہ خدا جو دُوسروں پر مخفی ہے اور وُہ پوشیدہ طاقت جو دُوسروں سے نہاں در نہاں ہے۔ وہ ذُوالجلال خدا محض اس نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم کے ذریعہ سے ہم پر ظاہر ہو گیا۔"

(چشمۂ معرفت)

حقیقی نجات

نوعِ انسان کیلئے اَب رُوئے زمین پر کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کیلئے اب کوئی رسُول اور شفیع نہیں مگر مُحمد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم۔ سو تم کوشش کرو کہ ایک سچّی محبّت اس جاہ و جلال کے نبیؐ کیساتھ رکھو اور اسکے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ اور یاد رکھو کہ نجات وہ چیز نہیں جو مرنے کے بعد ظاہر ہوگی بلکہ حقیقی نجات وُہ ہے کہ اِس دُنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے۔ نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے کہ خدا سچ ہے اور مُحمّدؐ صلے اللہ علیہ وسلّم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسُول ہے اور نہ قرآن کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے۔

(کشتیٔ نوح صہ ۱۳)

ختمِ نبوّت

"کیوں کر ممکن تھا کہ خاتم النبیّینؐ کے بعد کوئی اور نبی اسی مفہوم تام اور کامل کیساتھ جو نبوّتِ تامہ کی شرائط میں سے ہے آسکتا کیا یہ ضروری نہیں کہ ایسے نبی کی نبوّتِ تامہ کے لوازم جو وحی اور نزولِ جبرئیل ہے اس کے وجود کے ساتھ لازم ہونی چاہیئے کیونکہ حسب تصریح قرآن کریم رسول اسی کو کہتے ہیں جس نے احکام و عقائدِ دین جبرئیل کے ذریعہ سے حاصل کئے ہوں لیکن وحیٔ نبوّت پر تو تیرہ سو برس سے مُہر لگ گئی ہے کیا یہ مُہر اسوقت ٹوٹ جائیگی"

(ازالۂ اوہام ص ۵۳۴)

نجات یافتہ کون ہے؟

"نجات یافتہ کون ہے وہ جو یقین رکھتا ہے جو خُدا سچ ہے اور محمدؐ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم اُس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے اور آسمان کے نیچے نہ اُس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے۔ اور کسی کے لئے خُدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے اور اُس کے ہمیشہ زندہ رہنے کے لئے خُدا نے یہ بُنیاد ڈالی ہے کہ اُس کے افاضۂ تشریعی اور رُوحانی کو قیامت تک جاری رکھا"

(کشتئے نوح)

انسانِ کامل

"وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسانِ کامل کو وہ ملائک میں نہیں تھا۔ نجوم میں نہیں تھا۔ قمر میں نہیں تھا۔ آفتاب میں بھی نہیں تھا وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا۔ وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا۔ غرض وہ کسی چیز ارضی و سماوی میں نہیں تھا صرف انسان میں تھا یعنی انسانِ کامل میں جس کا اتم و اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سیّد و مولیٰ سیّد الانبیاء سیّد الاتقیاء حضرت محمّد مصطفےٰ صلّے اللہ علیہ وسلّم ہیں۔ سو وہ نور اس انسان کو دیا گیا اور حسب مراتب اس کے تمام ہم رنگوں کو بھی جو کسی قدر وہی رنگ رکھتے تھے"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۱۶۰)

مُرسلوں کا سرتاج

ہم جب انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو تمام سِلسلۂ نبوت میں سے اعلیٰ درجہ کا جواں مرد نبیؐ اور زندہ نبیؐ اور خُدا کا اعلیٰ درجہ کا پیارا نبی صرف ایک مرد کو جانتے ہیں۔ یعنی وہی نبیوں کا سردار، رسُولوں کا فخر تمام مُرسلوں کا سرتاج جس کا نام مُحمّد مُصطفےٰ و احمدؐ مُجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے جسکے زیرِ سایہ دس دن چلنے سے وہ روشنی ملتی ہے جو پہلے اس سے ہزاروں برس تک نہیں مِل سکتی تھی وہ کیسی کتابیں ہیں جو ہمیں بھی اگر ہم اُنکے تابع ہوں مردود اور مخذول اور سیاہ دل کرنا چاہتی ہیں کیا انکو زندہ نبوت کہنا چاہیئے جنکے سایہ سے ہم خود مُردہ ہو جاتے ہیں یقیناً سمجھو کہ یہ سب مُردے ہیں۔ کیا مُردہ کو مُردہ روشنی بخش سکتا ہے؟

(سراج منیر صہ ۷۲-۷۳)

شفاعت صلی اللہ علیہ وسلم

قرآن شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے بارے میں مختلف مقامات میں ذکر فرمایا گیا ہے جیسا کہ ایک جگہ فرماتا ہے قُل اِن کُنتم تحبّون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم کہ اگر تم خُدا سے محبّت کرتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خُدا بھی تم سے محبّت کرے اور تمہارے گناہ بخشے۔ اب دیکھو کہ یہ آیت کس قدر صراحت سے بتلا رہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنا جس کے لوازم میں سے محبّت اور تعظیم اور اطاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم ہے اس کا ضروری نتیجہ ہے کہ انسان خُدا کا محبُوب بن جاتا ہے اور اُس کے گناہ بخشے جاتے ہیں۔ اگر کوئی گُناہ کی زہر کھا چکا ہے تو محبّت اور اطاعت اور پیروی کے تریاق سے اس زہر کا اثر جاتا رہتا ہے +

(ریویو آف ریلیجنز اُردو جلد اوّل صـــ ۱۹۴)